پروفیسر خالد شبیر احمد

غـــزل

دل کا امیر، دل کا تونگر تلاش کر
جب تک نہ مل سکے تُو برابر تلاش کر

عقدہ ہو تجھ پہ کیسے تیری زندگی کا وا
یہ راز تیرے دل میں ہے مُضمر تلاش کر

تہمت لگا کے پھر سے کسی پاکباز پر
شہرت کے شہر میں بھی کوئی گھر تلاش کر

واعظ یہ کہہ رہا تھا کسی ہم نشین سے
غیرت کو بیچ اپنے لئے زر تلاش کر

فقرو جنوں کی بات نہ کر زر پرست سے
مطلب ہے کس کے وصف، قلندر تلاش کر

رکھوں میں کس کے سر پہ یہ دستارِ رہبری
ہر ایک کہہ رہا ہے کوئی سر تلاش کر

اب رہ گئی ہے ایک ہی فرزانگی کی بات
شیشے کے گھر میں بیٹھ کر پتھر تلاش کر

جس سے دل و دماغ کو راحت نصیب ہو
ایسا کوئی تو ایک بھی منظر تلاش کر

تفسیر اک یہی تو ہے احساس ذات کی
خود اپنے من میں ڈوب کے گوہر تلاش کر۔

ہر ایک شخص بند ہے خود اپنی ذات میں
اپنے لئے بھی گھرِ بے در تلاش کر

رہبر بنا تُو پھر سے کسی نازنین کو!
مردانگی کے اس میں بھی جوہر تلاش کر

غیرت تو جیسے شہر سے مفقود ہو گئی
اندر تلاش کر اسے، باہر تلاش کر

خالدؔ جنوں کی بات نہ کر بے ضمیر سے
اونچی اڑان کے لئے شہپر تلاش کر۔